بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری محبت کی بنیاد

صرف ایک

یعنی اللہ تعالےٰ ❁ دنیوی تعلقات نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالےٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالےٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری محبّت کی بنیاد صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

محبت کی بنیادیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ کبھی محبت کی بنیاد رشتہ داری ہوتی ہے، کبھی شرکت ہوتی ہے، کبھی دولت ہوتی ہے، کبھی خوبصورتی ہوتی ہے، کبھی قومیت ہوتی ہے، کبھی وطنیت ہوتی ہے اور کبھی محبت کی بنیاد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (بقرہ ۱۶۵) "مومن سب سے زیادہ محبت اللہ سے کرتے ہیں"۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومن درحقیقت وہ ہے جو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرے اور جو شخص سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے نہیں کرتا وہ مومن نہیں۔ مومن کا سب سے بڑا محبوب اللہ تعالیٰ ہونا چاہیے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ (توبہ ۲۴)

"(اے رسولؐ) کہہ دیجئے کہ اگر تم کو اپنے آباء و اجداد، بیٹے، بھائی، بیویاں، خاندان، مال جو تم نے کمایا ہے، تجارت جس کے مندا ہونے سے تم ڈرتے رہتے ہو، اور تمہارے پسندیدہ مکانات، اللہ، اُس کے رسولؐ اور اللہ کے راستہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر اللہ کے حکم (یعنی عذاب) کا انتظار کرو اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا"۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ مومن کو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے۔ لہٰذا ان تمام وجوہ سے جن کی بنیاد پر کسی سے محبت کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے کی وجہ سب سے زیادہ اشد اور عظیم ہونی چاہیے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی اللہ والے سے محبت نہیں کرتا تو اُس کا منطقی اور لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی سے محبت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ سے شدید ترین محبت کرنے اور اللہ والوں سے محبت کرنے ہی سے ایمان کی مٹھاس مل سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ (صحیح بخاری و صحیح مسلم کتاب الایمان)

"تین چیزیں جس شخص میں ہوں اُس نے ایمان کی مٹھاس پالی (۱) جس کے نزدیک اللہ اور اُس کا رسُول تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو (۲) جو کسی بندے سے محبت کرے تو صرف اللہ کیلئے محبت کرے (۳) اور جو کفر میں واپس جانے کو اسکے بعد کہ اللہ نے اُسے کفر سے نجات دیدی ہو اتنا بُرا سمجھے جتنا بُرا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو سمجھتا ہے۔"

جس طرح محبت اللہ کیلئے ہونی چاہیے اُسی طرح بُغض بھی اللہ کیلئے ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

"تم ایسی کوئی قوم نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت پر ایمان لا کے باوجود ایسے لوگوں سے محبت کرے جو اللہ اور اُس کے رسُول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ اُن کے آباء و اجداد یا بیٹے یا بھائی یا برادری ہی کے لوگ کیوں نہ ہوں، ایسے ہی لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو پیوست کر دیا ہے اور اپنی رُوح سے ان کی مدد کی ہے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ایسے باغات میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہونگے، یہی اللہ کا لشکر ہے اور خبردار ہو جاؤ بے شک اللہ ہی کا لشکر فلاح پانے والا ہے۔"

جو شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے ایمان والوں کو بھی اُسے اپنا دشمن سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ {توبہ}

اے ایمان والو، اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان سے زیادہ کفر کو پسند کریں تو اُن کو دوست نہ بناؤ اور تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ { ممتحنہ }

اے ایمان والو، میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان کو محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے۔

آگے فرمایا:-

وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ { ممتحنہ }

اور جو کوئی تم میں سے ایسا کریگا تو وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔

ایمان باللہ کا تقاضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کیلئے محبت کی جائے، اللہ تعالیٰ ہی کیلئے بغض رکھا جائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے بغض نہیں رکھتا وہ آیاتِ بالا کی رُو سے ظالم ہے، گمراہ ہے۔ ایسے لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ { ممتحنہ }

قیامت کے روز تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد تمہیں ہرگز (کسی قسم کا) فائدہ نہ پہنچا سکیگی۔

خلاصہ یہ ہوا کہ محبت اور بغض کی بنیاد اللہ تعالیٰ ہے۔ جو اللہ کا ہے اس سے ہمیں محبت ہونی چاہیئے۔ جو اللہ کا نہیں ہے اُس سے ہمیں للّٰہی بغض ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا جس کسی سے جیسا تعلق ہوگا ہمارا بھی اُس کے ساتھ ویسا ہی تعلق ہوگا۔ ہمارے تعلقات للّٰہیت کے ماتحت ہوں گے، جس شخص کا جتنا زیادہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا اُتنی ہی زیادہ محبت کا وہ حقدار ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ تعلق رسُول کو ہوتا ہے لہٰذا ہمیں بھی مخلوقات میں سب سے زیادہ محبت رسُول سے ہونی چاہیئے، ایمان باللہ کا تقاضہ یہی ہے، رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ { صحیح بخاری و صحیح مسلم }

تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کے باپ، اُس کے لڑکے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ {احزاب ۶} مؤمنین کو چاہیئے کہ نبی کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر درجہ بدرجہ تمام رسولوں اور مؤمنین سے محبت ہونی چاہیئے۔ مؤمن سے محبت کیوں کی جائے؟ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے، اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اسی تعلق کا تقاضہ ہے کہ ہم اس سے محبت کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ {توبہ} مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔

ہمیں ہر مؤمن سے ایسی محبت ہونی چاہیئے جیسی محبت اپنے بھائی سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ {حجرات} یقیناً مؤمن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ {صحیح بخاری و صحیح مسلم} ایک مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہے۔

مؤمنین کا آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بن جانا یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا اللہ کی نعمت کو یاد کرو، ایک وہ وقت تھا کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اللہ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈالدی پھر تم اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے۔

آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بن جانا یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ زمین کی تمام دولت خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوسکتی، یہ اسلام ہی کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے دل میں محبت ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ (اے رسولؐ!) اگر آپ زمین کی تمام دولت بھی خرچ کرتے تو ان میں محبت پیدا نہ کرسکتے لیکن

اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ {الانفال ۶۳} اللہ نے ان میں محبت پیدا کردی۔ بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔

جب ایک مسلم کا دوسرے مسلم سے محبت کرنا، اُس کو اپنا بھائی سمجھنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہوئی تو کوئی مسلم اس نعمت سے محروم رہنا پسند نہیں کریگا، اور جب یہ بات ہے تو اے ایمان والو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بُغض نکال دو، محض اللہ تعالیٰ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرو، اللہ تعالیٰ ہی کا رشتہ مضبوط رشتہ ہے، یہی رشتہ قیامت کے دن بھی کام آئے گا۔ اس کے علاوہ تمام رشتے اور دوستیاں کام نہ آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا {معارج ۱۰ تا ۱۵} کوئی دوست کسی دوست کا پُرسان حال نہ ہوگا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے، گنہگار اُس دن یہ چاہیگا کہ کاش وہ اُس دن کے عذاب سے بچنے کیلئے اپنے بیٹے، اپنی بیوی، اپنے بھائی اور اپنے خاندان بلکہ دُنیا کے تمام انسانوں کو فدیہ میں دیدے اور اس طرح اُسے نجات مل جائے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ {عبس ۳۴} اُس دن آدمی اپنے بھائی سے، اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے بھاگیگا۔

اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے، ہمیں بھی متقیوں سے محبت کرنی چاہیئے، یہ محبت کبھی منقطع نہیں ہوگی، یہ حقیقی دوستی ہے جو کبھی دشمنی میں تبدیل نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ {زخرف ۶۷} قیامت کے دن سب دوست آپس میں ایکدوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے متقیوں کے (وہ اس دن بھی ایک دوسرے سے محبت کریں گے)

میدانِ محشر میں بہت سخت گرمی ہوگی، لوگوں کو اتنا پسینہ آئیگا کہ کوئی اپنے پسینہ میں ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک ڈوب جائیگا، کسی کا پسینہ مُنہ تک پہنچ جائے گا لیکن وہ دو آدمی سایہ میں ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ ..... وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ {صحیح بخاری وصحیح مسلم}

سات (قسم کے) آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اپنے سایہ میں جگہ دیگا، اُس دن اللہ کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا..... وہ دُو آدمی (بھی اُس سایہ میں ہوں گے) جو آپس میں ایک دوسرے سے اللہ کیلئے محبت کرتے تھے۔ اکٹھے ہوتے تھے تو اُسی محبت پر، جُدا ہوتے تھے تو اسی محبت پر (یعنی حاضر ہوں یا غائب یہ محبت بدستور قائم رہتی تھی)

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں "بے شک (اللہ کیلئے) آپس میں محبت کرنیوالوں کے بالاخانے جنّت میں اِس طرح دکھائی دیں گے جس طرح مشرق یا مغرب میں طلوع ہونیوالا تارہ دکھائی دیتا ہے۔ لوگ پوچھیں گے وہ کون لوگ ہیں (جو اِن بالاخانوں میں مقیم ہیں) جواب ملیگا:۔

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ {مسند احمد۔ رجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۹ صفحہ ۱۵۷ وسندہ صحیح} یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ عزّ وجل کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں "اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اُن کی مجلس اور قُربِ الٰہی کو دیکھکر انبیاءؑ اور شہداء رشک کرینگے"۔ ایک شخص نے کہا "اے اللہ کے رسُولؐ اُن کی صفت کیا ہوگی؟"۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "وہ لوگ غیر معروف اور اپنے قبیلہ سے دور اور اجنبی ہونگے ان میں آپس میں کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوگا، وہ آپس میں ایک دوسرے سے صرف اللہ کیلئے محبت کرتے ہوں گے اور اسی محبت پر وہ ایک دوسرے سے ملتے جُلتے ہوں گے۔ قیامت کے دن اللہ اُنہیں نور کے منبروں پر بٹھائیگا اور اُن کے چہروں اور کپڑوں کو بھی نورانی کر دیگا۔ قیامت کے دن تمام لوگوں پر گھبراہٹ طاری ہوگی لیکن ان لوگوں پر کوئی گھبراہٹ طاری نہیں ہوگی۔ یہ لوگ اللہ کے ولی ہوں گے اُنہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے {مسند احمد عن ابی مالکؓ فتح ربانی جزء ۳ صفحہ ۱۵۲ و جزء ۱۹ صفحہ ۱۵۸، حسنہ المنذری وصححہ الحاکم}

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ {موطا امام مالکؒ صفحہ ۳۷۸ وسندہ صحیح}

میری محبت اُن لوگوں کیلئے لازم ہوگئی جو میرے لئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے آپس میں محبت کرنا بہت ضروری ہے۔ مسلم کا سب سے بڑا محبوب اللہ تعالیٰ ہے، تو پھر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے محبت دوسری تمام محبتوں سے بالاتر ہونی چاہئے یہی وہ محبت ہے جو ہمیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دے گی، ہم ایک ہو جائینگے، ایک دوسرے پر اپنی جان چھڑکیں گے، دوسروں کی تکلیف ہم پر شاق گذریگی، ہم اس کو حتی الوسع دور کرنے کی کوشش کرینگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "تم دیکھو گے کہ مومن آپس میں ترحم، محبت اور مہربانی میں ایک جسم کی مانند ہیں، جب (بدن کے) کسی عضو میں (درد وغیرہ کی) شکایت ہوتی ہے تو بدن کے باقی اعضا ایک دوسرے کو بلاتے ہیں (تاکہ وہ بھی شریک الم ہوں اور سب ملکر اس عضو کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں، پھر ہوتا یہ ہے کہ) نیند نہیں آتی، بخار چڑھ جاتا ہے (اور سارا بدن بے چین ہو جاتا ہے)" {صحیح بخاری و صحیح مسلم}

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "تمام مومن فرد واحد کے مثل ہیں، اگر اس کی آنکھ میں درد ہوتا ہے تو تمام بدن درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر سر میں درد ہوتا ہے تو تمام بدن بے چین ہو جاتا ہے۔" {صحیح مسلم}

پس اگر ایک مومن پر کوئی مصیبت آئے تو تمام ایمان والوں کو اس کی مصیبت میں شریک ہونا چاہیے۔ ایک مومن کی تکلیف پوری امت مسلمہ کی تکلیف ہونی چاہیئے، اس طرح معاشرہ میں سکون و راحت کی ہوائیں چلینگی، اخوت، ہمدردی اور مواسات کی گھنگھور گھٹائیں فضائے عالم پر چھا جائینگی، ہم ایک دوسرے کی قوت کا سبب ہوں گے، ہماری قوت بے پناہ ہوگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"ایک مومن دوسرے مومن کیلئے ایسا ہے جیسے ایک عمارت، کہ اس کا بعض حصہ بعض حصہ کو تقویت دیتا ہے، پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں (اور یہ بتایا کہ جس طرح ایک انگلی دوسری انگلیوں کی قوت کا سبب ہے اسی طرح ایک مومن دوسرے مومنین کی قوت کا سبب ہے، اگر ایک فرد بھی الگ ہو جائے تو قوت میں کافی فرق پڑ جائیگا)" {صحیح بخاری و صحیح مسلم}

جماعت المسلمین کی دعوت یہی ہے کہ ہم سب ایک ہو جائیں، ایک اللہ کو حاکم مانیں، صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا امام مانیں، صرف اسلام کو دین مانیں، صرف قرآن و حدیث پر عمل کریں، اپنے آپ کو صرف مسلم کہیں، اللہ کیلئے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں اور اس محبت کو تمام محبتوں پر ترجیح دیں۔ کوئی شخص ہو چاہے وہ ہمارے ملک کا باشندہ ہو یا ہمارے خاندان کا فرد ہو یا ہمارا وطنی بھائی ہو ہمیں اس کے مقابلہ میں ایک بندہ اللہ والے سے زیادہ محبت ہونی چاہیئے۔ جو شخص اسلام کا یا اللہ والوں کا دشمن ہو اس سے اللہ تعالیٰ کیلئے بغض رکھنا چاہیئے۔ اٹھئے، قوم پرستی، وطن پرستی کے بتوں کو توڑ کر مسمار کر دیجئے۔ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کو دستور بنائیے، جماعت المسلمین کے ساتھ تعاون فرمائیے۔